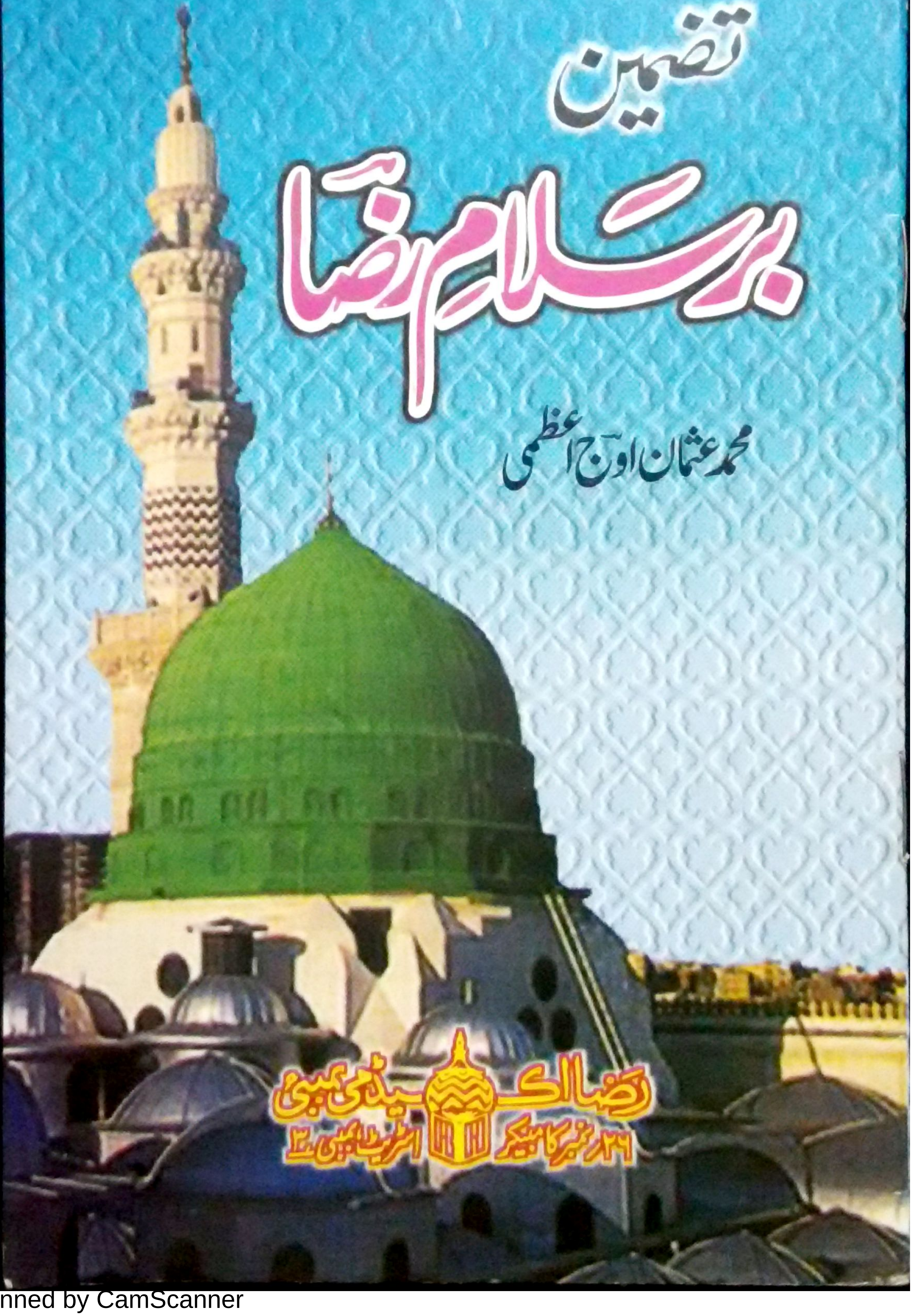
تضمین

بر سلامِ رضا

محمد عثمان اوج اعظمی



رضا اکیڈمی ممبئی

۲۶ر کامبیکر اسٹریٹ ممبئی ۳

بفیض سرکار مفتی اعظم ہند علامہ شاہ مصطفیٰ رضا نوری قدس سرہٗ

تضمین

بر سلامِ رضاؔ

مکمل

از
محمد عثمان
اوج اعظمی

زیر اہتمام
المجمع الاسلامی
مبارکپور اعظم گڑھ



ناشر: رضا اکیڈمی۔ ممبئی ۳

سلسلۂ اشاعت نمبر (۲۶۷)

کتاب: تضمین بر سلام رضا (مکمل)

صاحب تضمین: محمد عثمان اوج اعظمی
استاذ دار العلوم اہلسنت اشرفیہ ضیاء العلوم خیر آباد ضلع مئو یوپی

نظر ثانی و اصلاح: مولانا محمد احمد مصباحی
صدر المدرسین جامعہ اشرفیہ مبارکپور

کتابت:- انیس احمد ولید پوری

پروف ریڈنگ:- عدیل احمد ابن اوج اعظمی چریاکوٹ

صفحات:- ۳۲ تعداد گیارہ سو

اشاعت اول:- صفر ۱۴۲۲ھ / مئی ۲۰۰۱ء

زیر اہتمام:- المجمع الاسلامی مبارکپور

ناشر:- الحاج محمد سعید نوری بانی و ناظم
رضا اکیڈمی ۲۶ کامبیکر اسٹریٹ ممبئی ۳

قیمت:- دس روپے

تقریظ

از بحر العلوم حضرت علامہ الحاج مفتی عبد المنان صاحب اعظمی دامت برکاتہم

محترم ومکرم عالی جناب محمد عثمان صاحب اوج اعظمی زید مجدہم
چریا کوٹ ضلع اعظم گڑھ کے خوش گو اور پرگو، قادر الکلام اور باکمال شاعروں
میں سے ایک ہیں آپ نے اپنی فکری جولانگاہ کے لئے نعت سرور کائنات
صلی اللہ علیہ وسلم کا پر وقار اور شرع کی پابندیوں سے گھرا ہوا با عظمت
میدان منتخب کیا، اور الحمد للہ کہ یہ اپنے اس ذوق انتخاب میں کامیاب اور
سرخرو ہیں۔ آپ کی نعتیں زبان کی پاکیزگی وصحت وشگفتگی کے ساتھ ساتھ
طرز ادا کی دلکشی کی اعلیٰ مثال ہیں اور مسلمانوں میں ذوق اور دلچسپی کے
ساتھ پڑھی جاتی ہیں۔ اوج صاحب نے اب ایک بلند جست لگائی ہے اور
اعلیٰ حضرت مولانا الحاج محمد احمد رضا خاں صاحب بریلوی کے شہرۂ آفاق
سلام پر تضمین لکھی ہے اور اپنے تخلص کی طرح اس تضمین کو بھی اوج کمال
تک پہونچا دیا ہے اس کی حقیقی تعریف تو کوئی مشاق اور فنکار شاعر ہی کر
سکتا ہے۔ میں اتنا جانتا ہوں کہ میں نے اس کو بار بار پڑھا ہے اور لطف
ولذت پایا ہے۔ میری دعا ہیکہ مولا تعالیٰ آپ کی اس تضمین کو مقبول
بارگاہ رسالت فرمائے اور اپنے بندوں میں اسے قبول عام بخشے۔ اور
اوج صاحب کے لئے سرمایۂ آخرت بنائے۔ آمین

عبد المنان اعظمی، شمس العلوم گھوسی

ضلع مئو

۱۱ صفر سنہ ۱۵ ھ

باسمہٖ تعالیٰ

پیش لفظ

از شناور بحرِ سخن، ناقدِ فکر و فن مولانا ڈاکٹر شکیل احمد شکیل اعظمی مصباحی

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا خاں قادری بریلوی قدس سرہٗ العزیز کے عشق و محبت میں ڈوبے ہوئے فصیح و بلیغ شہرہ آفاق فنی شاہکار "سلام رضا" مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام پر ہند و پاک کے مختلف شعرائے کرام نے تضمینیں فرما کر بارگاہِ رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم میں نذرانۂ عقیدت و محبت پیش کرنے کے ساتھ ساتھ بالواسطہ اعلیٰ حضرت کے شاعرانہ وعالمانہ وقار کو بھی خراج تحسین و آفرین پیش کیا ہے۔

سلام رضا پر تضمین کا مقدس سلسلہ قصیدۂ سلامیہ کی مقبولیت و عظمت کا بیّن ثبوت ہے، سلام رضا کے بعض مصرعوں پر عروضی حیثیت سے کچھ اعتراضات بھی وارد کیے گئے اور بعض مقامات پر بہ غرض اصلاح الفاظ بھی تبدیل کیے گئے۔ مگر ماہرین فن عروض نے ان کو مدلل اور مسکت جوابات بھی دیئے۔ اور ادبی و لسانی اعتبار سے سلام رضا کے اصل الفاظ کو برمحل اور درست قرار دینے کے ساتھ ساتھ بدلے ہوئے اصلاحی الفاظ کو بے محل اور نادرست بھی ثابت کیا۔ اس کی تفصیل کا یہاں موقع نہیں۔ جس کو اس سلسلہ میں تفصیل جاننے کی خواہش ہو وہ "سلام رضا۔ تضمین و تفہیم اور تجزیہ"، نامی کتاب مصنفہ پروفیسر منیر الحق کعبی صاحب پھل پوری پاکستان کا مطالعہ کرے۔

زیر نظر تضمین جناب عثمان اوج صاحب کی بہترین فکری کاوش اور

ان کی عقیدت و محبت اور زبان و بیان پر غیر معمولی قدرت کی آئینہ دار ہے۔

کسی اعلیٰ ترین تضمین کے لئے جن فنی اوصاف و محاسن کی ضرورت ہوتی ہے یعنی کلام کی صحت و موزونیت، موضوع سے مناسبت اور اصل شعر کے معنی و مفہوم کو اس کے تمام تر مقتضیات و مستلزمات کے ساتھ موزوں اور بر محل لفظوں کے ساتھ اس طرح پیش کرنا جس سے اصل شعر کی اپنے پورے پس منظر و پیش منظر کے ساتھ تشریح و تفہیم ہو سکے ....

خوشی کی بات ہے کہ جناب عثمان اوج صاحب کی تضمین میں یہ خوبیاں بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں۔ مجھے یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کہ جناب عثمان اوج صاحب کے مسودے کے بیشتر تضمینی بند اپنی اصل ہیئت کے اعتبار سے اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے قصیدۂ سلامیہ کے اشعار (جن پر تضمین کی گئی ہے) سے معنوی اعتبار سے پورے طور پر مربوط نہ تھے اور زیادہ تر قافیہ پیمائی کے زمرے میں آتے تھے۔ لیکن جب موصوف نے اسے خیر الاذکیا، محقق عصر حضرت علامہ محمد احمد صاحب مصباحی شیخ الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور کے سامنے بہ غرض اصلاح و استشارہ پیش کیا تو علامہ موصوف نے سلام رضا کے اصل شعر سے مطابقت پیدا کرنے کے لئے جن معانی و مفاہیم اور محاکاتی فضا کے رنگ و آہنگ کی نشاندہی فرمائی۔ اس کو پیش نظر رکھتے ہوئے جناب اوج صاحب نے اپنے مسودے پر نظر ثانی کی۔ اور فکر و شعور کی پوری توانائی کے ساتھ اپنے مصرعوں میں تبدیلی کر کے جو خوبصورت اور مربوط و موزوں مصرعے نظم فرمائے۔ وہ قابل صد تحسین و آفرین ہیں۔ چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں۔

اصل بند:۔ خلق میں بیشتر خلق ہیں بیشتر • نور کا آئینہ، دیکھنے میں بشر
فرش پر جلوہ زا۔ عرش حق پر نظر • صاحب رجعت شمس و شق القمر
نائب دست قدرت پہ لاکھوں سلام

تبدیل شدہ بند (۱):- فرش پہ جلوہ نما، عرشِ حق پر نظر • ذاتِ خیر الوریٰ معجزہ سر بہ سر
خلق کے تاجور، مالکِ خشک و تر • صاحبِ رجعتِ شمس و شق القمر
نائبِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام

اصل بند (۲):- جس کی الفت ہے بنیادِ ایمان و دیں • جس پہ نازل ہوئی ہے کتابِ مبیں
جس کا مداح ہے احکم الحاکمیں • عرش تا فرش ہے جسکے زیرِ نگیں
اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

تبدیل شدہ بند (۲):- خواہ قدسی ہوں یا ساکنانِ زمیں • کوئی اس کی حکومت سے باہر نہیں
ماہ و خورشید ہیں اس کے طاعت گزیں • عرش تا فرش ہے جس کے زیرِ نگیں
اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

اصل بند (۳) بے عدد۔ دمبدم ہو مؤکد درود • نو بہ نو تازہ تازہ مؤید درود
ذاتِ ذی شان و یکتا پہ اجود درود • فتحِ بابِ نبوت پہ بے حد درود
ختمِ دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام

تبدیل شدہ بند (۳):- اولِ انبیاء پر مؤکد درود • آخرِ مرسلاں پہ مؤید درود
مصدرِ علم و حکمت پہ اجود درود • فتحِ بابِ نبوت پہ بے حد درود
ختمِ دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام

اصل بند (۴):- ضو فگن نیّرِ چرخِ حسن و جمال • جس سے کرتے ہیں سب کسبِ فضل و کمال
بزمِ اصحاب میں نائبِ ذوالجلال • گرد مہ دستِ انجم میں رخشاں ہلال
بدر کی دفعِ ظلمت پہ لاکھوں سلام

تبدیل شدہ بند:- بدر کا معرکہ کفر کا ہے زوال • دے کے اصحاب دیں تیغہائے جلال
پیشِ محبوبِ حق کر رہے ہیں قتال • گرد مہ دستِ انجم میں رخشاں ہلال
بدر کی دفعِ ظلمت پہ لاکھوں سلام

طوالت کے خوف سے ان چند مثالوں پر ہی اکتفا کرتا ہوں۔ جناب عثمان اوج صاحب نے سلام رضا کے علاوہ بھی اعلیٰ حضرت کی مختلف نعتوں پر تضمین کا شرف حاصل کیا ہے یہ ان کا بیحد قابل قدر اور باعثِ رشک کارنامہ ہے۔ اب تک اعلیٰ حضرت کی جن اردو اور فارسی نعتوں پر تضمین کر چکے ہیں ان کی فہرست درج ذیل ہے۔

(۱) زہے عزت واعتلائے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

(۲) تمہارے نور کے پرتو ستارہ ہائے فلک

(۳) واہ کیا جود وکرم ہے شہ بطحا تیرا

(۴) چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے

(۵) اٹھادو پردہ دکھادو چہرہ کہ نور باری حجاب میں ہے

(۶) وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں

(۷) پُل سے اتارو راہ گزر کو خبر نہ ہو

(۸) ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلادیئے ہیں

(۹) وہ کمالِ حسنِ حضور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں

(۱۰) عارض شمس وقمر سے بھی ہیں انور ایڑیاں

(۱۱) نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا

(۱۲) زعکست ماہِ تاباں آفریدند

دعا ہے کہ رب کریم ان کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے۔ جزائے خیر دے اور انہیں صحت وسلامتی کے ساتھ اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی منظوم تعریف وتوصیف کی مزید توفیق عطا فرمائے۔

ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

خلوص آگیں! ڈاکٹر شکیل اعظمی گھوسی۔ ضلع مئو ۱۵؍رمضان المبارک ۱۴۲۱ھ مطابق ۱۲؍دسمبر ۲۰۰۰ء

تضمین بر سلام رضا (مکمل)

از محمد عثمان اوج اعظمی

سرورِ ملکِ رافت پہ لاکھوں سلام شاہِ جود و عنایت پہ لاکھوں سلام
مرجعِ رشد و حکمت پہ لاکھوں سلام "مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام"
۱
بدرِ برجِ امامت پہ روشن درود صدرِ بزمِ فضیلت پہ روشن درود
خضرِ راہِ حقیقت پہ روشن درود "مہرِ چرخِ نبوت پہ روشن درود
گلِ باغِ رسالت پہ لاکھوں سلام"
۲
ان کے آگے خمیدہ کبارِ امم انبیا اصفیا زیرِ بارِ کرم
شاہِ فردوسِ اعلیٰ وقارِ حرم "شہریارِ ارم، تاجدارِ حرم
نوبہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام"
۳
شانِ شاہِ فترضیٰ پہ دائم درود زینِ عرشِ معلّٰی پہ دائم درود
شمعِ خلدِ دل آرا پہ دائم درود "شبِ اسریٰ کے دولہا پہ دائم درود
نوشۂ بزمِ جنت پہ لاکھوں سلام"
۴
بامِ عرشی کی رفعت پہ عالی درود بزمِ ارضی کی عزت پہ نوری درود
دونوں عالم کی شوکت پہ قدسی درود "عرش کی زیب و زینت پہ عرشی درود
فرش کی طیب و نزہت پہ لاکھوں سلام
۵

اشرفِ خلق پر سب سے اشرف درود — افضلِ کون پر سب سے انظف درود
ان پہ جن کو چلائے کے رف رف درود — نورِ عینِ لطافت پہ الطف درود
۶ زیب و زینِ نظافت پہ لاکھوں سلام

اس کی توصیف ہے ماورائے رقم — جس کی عظمت کی شاہد بنائے حرم
عرش کا سر بھی ہے روبرو جس کے خم — سروِ نازِ قدم، مغزِ رازِ حکم
۷ یکہ تازِ فضیلت پہ لاکھوں سلام

کاشفِ رمزِ حکمت پہ یکتا درود — مظہرِ شانِ قدرت پہ یکتا درود
صاحبِ تاجِ رحمت پہ یکتا درود — نقطۂ سرِّ وحدت پہ یکتا درود
۸ مرکزِ دورِ کثرت پہ لاکھوں سلام

فرش پر جلوہ زا عرشِ حق پر نظر — ذاتِ خیر الوریٰ معجزہ سر بہ سر
خلق کے تاجور، مالکِ خشک و تر — صاحبِ رجعتِ شمس و شق القمر
۹ نائبِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام

بزمِ کونین کا سرور و مقتدا — جس کے ممنون ہوں انبیا اولیا
حشر میں نزدِ حق سب کا حاجت روا — جس کے زیرِ لوا آدم و من سوا
۱۰ اس سزائے سیادت پہ لاکھوں سلام

خواہ قدسی ہوں یا ساکنانِ زمیں — کوئی اس کی حکومت سے باہر نہیں
ماہ و خورشید ہیں اس کے طاعت گزیں — عرش تا فرش ہے جس کے زیرِ نگیں
۱۱ اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

اوّلِ فضل و اکرامِ ربِّ ودود — مطلعِ حسنِ اسرارِ غیب و شہود
مصدرِ شکر و احسان و امکانِ وجود — اصلِ ہر بود و بہبود، تخمِ وجود
۱۲ قاسمِ کنزِ نعمت پہ لاکھوں سلام

اوّلِ انبیا پہ مؤکد درود ، آخرِ مرسلاں پہ مؤید درود
مصدرِ علم و حکمت پہ اجود درود 〃 فتحِ بابِ نبوت پہ بے حد درود
ختمِ دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام 〃 ١٣

منبعِ شانِ قدرت پہ نوری درود مطلعِ حسنِ قدرت پہ نوری درود
مقطعِ نظمِ قدرت پہ نوری درود 〃 مشرقِ انوارِ قدرت پہ نوری درود
فتقِ ازہارِ قربت پہ لاکھوں سلام 〃 ١٤

اپنے اوصاف میں برگزیدہ جلیل ان کے ہمسر نہیں ہیں صفی و خلیل
ذاتِ یکتا ہے خود ان کی اس پہ دلیل 〃 بے سہیم و قسیم و عدیل و مثیل
جوہرِ فردِ عزت پہ لاکھوں سلام 〃 ١٥

اوّلیں نورِ قدرت پہ غیبی درود آخری حسنِ فطرت پہ غیبی درود
کاشفِ رمزِ حکمت پہ غیبی درود 〃 سرِّ غیبِ ہدایت پہ غیبی درود
عطرِ جیبِ نہایت پہ لاکھوں سلام 〃 ١٦

بزمِ عرفاں کی زینت پہ لاکھوں درود قلبِ سوزاں کی راحت پہ لاکھوں درود
جمعِ انساں کی بہجت پہ لاکھوں درود 〃 شاہِ لاہوتِ خلوت پہ لاکھوں درود
شاہِ ناسوتِ جلوت پہ لاکھوں سلام 〃 ١٧

ہمتِ جملہ بے دست و پا پر درود ہر پریشان کے مدعا پر درود
چارۂ ہر اسیرِ بلا پر درود 〃 کنزِ ہر بے کس و بے نوا پر درود
حرزِ ہر رفتہ طاقت پہ لاکھوں سلام 〃 ١٨

کوکبِ برجِ چرخِ ابد پر درود صاحبِ عز و جاہ و مدد پر درود
عکسِ نامِ صفاتِ صمد پر درود 〃 پرتوِ اسمِ ذاتِ احد پر درود
نسخۂ جامعیت پہ لاکھوں سلام 〃 ١٩

مجمعِ ہر شرافت پہ امجد درود　　مرجعِ ہر ہدایت پہ ارشد درود
منبعِ ہر سخاوت پہ اجود درود　"　مطلعِ ہر سعادت پہ اسعد درود
۲۰ مقطعِ ہر سیادت پہ لاکھوں سلام "

ہاتھ ان کا یتیموں کے سر سے ہے مَس　　بے نواؤں پہ آتا ہے ان کو ترس
جن کا مرہونِ منت ہے ہر ذی نفس　"　خلق کے داد رس سب کے فریاد رس
۲۱ کہفِ روزِ مصیبت پہ لاکھوں سلام "

مجھ سے ترساں کی ہمت پہ لاکھوں درود　　مجھ سے گریاں کی شفقت پہ لاکھوں درود
مجھ سے مفلس کی ثروت پہ لاکھوں درود　"　مجھ سے بیکس کی دولت پہ لاکھوں درود
۲۲ مجھ سے بے بس کی قوت پہ لاکھوں سلام "

نور سے جس کے ہر ایک عالم بنا　　جس کے الطاف کا شامیانہ تنا
ہے وہی محرمِ رمزِ ہست و فنا　"　شمعِ بزمِ دنا، ہو میں گم کن انا
۲۳ شرحِ متنِ ہُویت پہ لاکھوں سلام "

انتہائے نقوشِ قدیر و علی　　ابتدائے رموزِ جلی و خفی
انفصالِ یکی، اتصالِ دوئی　"　انتہائے دوئی ابتدائے یکی
۲۴ جمعِ تفریق و کثرت پہ لاکھوں سلام "

راحتِ بعدِ کلفت پہ اظہر درود　　نصرتِ بعدِ نکبت پہ انصر درود
وحدتِ بعدِ فرقت پہ انور درود　"　کثرتِ بعدِ قلت پہ اکثر درود
۲۵ عزتِ بعدِ ذلت پہ لاکھوں سلام "

شمسِ چرخِ رسالت پہ اجلیٰ درود　　ماہِ برجِ نبوت پہ اولیٰ درود
قاسمِ باغِ جنت پہ والا درود　"　ربِ اعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ درود
۲۶ حقِ تعالیٰ کی منت پہ لاکھوں سلام "

ہم ضعیفوں کے ملجا پہ بے حد درود　　ہم اسیروں کے ماوٰی پہ بیحد درود
ہم سے منگتوں کے داتا پہ بیحد درود ،،　　ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام ،، ۲۷

قہر اعدائے مومن پہ بے حد درود　　اپنی امت کے ضامن پہ بیحد درود
حسنِ احسانِ محسن پہ بے حد درود ،،　　فرحتِ جانِ مومن پہ بے حد درود
غیظِ قلبِ ضلالت پہ لاکھوں سلام ،، ۲۸

سب کے داتا ہیں وہ انکا داتا ہے رب　　نورِ باری سے وہ نور سے انکے سب
پھر کہیں کیوں نہ ہم انکو سب کا سبب ،،　　سببِ ہر سبب منتہائے طلب
علتِ جملہ علّت پہ لاکھوں سلام ،، ۲۹

فتحِ ابوابِ خلقت پہ اکثر درود　　کشفِ اسرارِ قدرت پہ ازہر درود
ختمِ انوارِ حکمت پہ انور درود ،،　　مصدرِ مظہریت پہ اظہر درود
مظہرِ مصدریت پہ لاکھوں سلام ،، ۳۰

جس کے فیضان نے نعمتیں سب ملیں　　جس کے انوار سے بند آنکھیں کھلیں
جس کے ازہار سے پاک نسلیں چلیں ،،　　جس کے جلوے سے مرجھائی کلیاں کھلیں
اس گلِ پاک منبت پہ لاکھوں سلام ،، ۳۱

از قدم تا بہ سر آیۂ مرحمت　　دولتِ فضل و سرمایۂ مرحمت
کوئی ہمسر نہ ہم پایۂ مرحمت ،،　　قدِّ بے سایہ کے سایۂ مرحمت
ظلِ ممدودِ رأفت پہ لاکھوں سلام ،، ۳۲

جس کے صدقے صنوبر کی زیبائیاں　　خلق ہے جس کی مدحت میں رطب اللسان
بلبلانِ جناں جس کی ہیں نغمہ خواں ،،　　طائرانِ قدس جس کی ہیں قمریاں
اس سہی سروِ قامت پہ لاکھوں سلام ،، ۳۳

آئینہ ساز ہے جس میں خود جلوہ زا   بالیقیں مظہرِ ربِ ارض و سما
وصف جس کا ہے آئینۂ حق نما ،،   حسنِ خیر الورٰی ہے وہی آئینا
اس خدا ساز طلعت پہ لاکھوں سلام ،، ۳۴

سامنے جس کے اعلیٰ سے اعلیٰ جھکیں   جس کی رفعت سے اربابِ شوکت دبیں
جس کے آگے سرِ سروراں خم رہیں ،،   کیوں نہ ہم اس کو ارفع سے ارفع کہیں
اس سرِ تاجِ رفعت پہ لاکھوں سلام ،، ۳۵

جس کی خوشبو سے ہے صحنِ جنت بسا   حسنِ واللیل خوش رنگ رحمت فزا
وہ کرم کی گھٹا گیسوئے مشک سا ،،   لخلخہ جس سے لیتی ہے بادِ صبا
لکۂ ابرِ رافت پہ لاکھوں سلام ،، ۳۶

دور ہوں دید سے جس کی رنج و قلق   حسنِ صبحِ ازل کی پھبن کا ورق
لیلۃ القدر میں مطلع الفجرِ حق ،،   اہلِ باطل کا ہو رنگِ رخ اس سے فق
مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام ،، ۳۷

عرش آرا بنے اٹھ کے وہ خاک سے   مس جو ہو گیسوئے شاہِ لولاک سے
زینتِ لختِ دل ہر جگر چاک سے ،،   پائے شانہ وہ عظمت یدِ پاک سے
شانہ کرنے کی حالت پہ لاکھوں سلام ،، ۳۸

خاص قدرت کے سانچے میں ڈھالے وہ کان   ہیں سماعت میں سب سے نرالے وہ کان
دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان ،،   ربِ اکبر کی رحمت میں پالے وہ کان
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام ،، ۳۹

دین کے دشمنوں پر وفورِ جلال   آئینہ دار قہر و ظہورِ جلال
چشمۂ دہر میں موجِ نورِ جلال ،،   کوئی دیکھے کمالِ شعورِ جلال
اس رگِ ہاشمیت پہ لاکھوں سلام ،، ۴۰

جس کو حاصل قیادت کا تمغہ رہا　　جس کو زیبا امامت کا رتبہ رہا
جس کی خاطر قیامت کا چرچا رہا　”　جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
۴۱　اس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام ”

بہرِ تعظیم، توقیرِ سدرہ جھکی　　عظمتِ عرش لینے کو بوسہ جھکی
رفعتِ لامکاں بے تحاشہ جھکی　”　جن کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی
۴۲　ان بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام ”

چشمۂ نور پہ پردہ افگن مژہ　　اہلِ ابصار پہ خیرہ افگن مژہ
حسن گستر مژہ، جلوہ افگن مژہ　”　ان کی آنکھوں پہ وہ سایہ افگن مژہ
۴۳　ظلّۂ قصرِ رحمت پہ لاکھوں سلام ”

مرہمِ زخمِ عصیاں پہ برسے درود　　موجۂ فضل واحساں پہ برسے درود
سیلِ چشمانِ گریاں پہ برسے درود　”　اشک باریٔ مژگاں پہ برسے درود
۴۴　سلکِ دُرِّ شفاعت پہ لاکھوں سلام ”

اس کے زورِ بصارت کا کیا پوچھنا　　جب کہ خلقِ خدا ہو کہ ذاتِ خدا
اس نظر سے کسی کا نہ پردہ رہا　”　معنیٔ قدرَ آی مقصدِ ماطغیٰ
۴۵　نرگسِ باغِ قدرت پہ لاکھوں سلام ”

منشیٔ لطف لے کر قلم آگیا　　فردِ احسان کرنے رقم آگیا
سامنے گھر کے ابرِ کرم آگیا　”　جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا
۴۶　اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام ”

شوکتِ بینیٔ خوش نما پر درود　　روز و شب چشمِ لطف و عطا پر درود
پردہ پوشیٔ جرم وخطا پر درود　”　نیچی آنکھوں کی شرم وحیا پر درود
۴۷　اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام ”

نور سے جن کے چشمِ سحر جھلملائے — اہلِ ہوش و خرد کی نظر جھلملائے
مہر بھی چرخ پر دیکھ کر جھلملائے — جن کے آگے چراغِ قمر جھلملائے
۴۸ ان عذاروں کی طلعت پہ لاکھوں سلام

ندرتِ قد و قامت پہ بے حد درود — عارضِ پُر لطافت پہ بے حد درود
جانِ حسن و نفاست پہ بے حد درود — ان کے خد کی سہولت پہ بے حد درود
۴۹ ان کے قد کی رشاقت پہ لاکھوں سلام

جس سے چشمِ یقیں نور پانے لگے — ظلمتِ جہل و الحاد جانے لگے
دیکھتے ہی جسے وجد آنے لگے — جس سے تاریک دل جگمگانے لگے
۵۰ اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام

مصحفِ رخ پہ ہو نور افشاں درود — روز و شب بھیجے بادِ بہاراں درود
نذر کرتے رہیں اہلِ ایماں درود — چاند سے منہ پہ تاباں درخشاں درود
۵۱ نمک آگیں صباحت پہ لاکھوں سلام

عطر آسا عرق، مشک افزا عرق — سب سے اچھا عرق سب سے اعلیٰ عرق
جس کی تابش ہو بے مثل ایسا عرق — شبنمِ باغِ حق، یعنی رخ کا عرق
۵۲ اس کی سچی براقت پہ لاکھوں سلام

ہالہ و ماہ ہیں اک جگہ ضوفگن — یا کہ ہے حلقۂ سنبل و نسترن
یا کہ ہے جلوہ زا سبزہ زارِ چمن — خط کی گردِ دہن وہ دل آرا پھبن
۵۳ سبزۂ نہرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

دید سے جس کی زخمِ جگر جائے سِل — شاد سینے میں ہو ہر دلِ مضمحل
سبزۂ روئے گلشن ہوا اس سے خجل — ریشِ خوش معتدل مرہمِ ریشِ دل
۵۴ ہالۂ ماہِ ندرت پہ لاکھوں سلام

اچھی اچھی لئے دل کشی پتیاں   سچی سچی بھری تازگی پتیاں
بے بدل جن کو کہئے وہی پتیاں "   پتلی پتلی گلِ قدس کی پتیاں
ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام "   ۵۵

بے سبب، بے محل وا نہ ہرگز ہوا   جب کھلا بابِ فضل واجابت کھلا
بعدِ الحمد جو بھی کہا ہو گیا "   وہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خدا
چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام "   ۵۶

روز و شب تازگی یاب، جان وجناں   مثلِ گلزار سیراب، جان وجناں
فیضیابِ تب وتاب، جان وجناں "   جس کے پانی سے شاداب جان وجناں
اس دہن کی طراوت پہ لاکھوں سلام "   ۵۷

تشنہ کاموں کی تسکیں کا ساماں بنے   غیرتِ چشمۂ آبِ حیواں بنے
جس سے شیر و شکر بھی پشیماں بنے "   جس سے کھاری کنویں شیرۂ جاں بنے
اس زلالِ حلاوت پہ لاکھوں سلام "   ۵۸

وہ زباں جس سے اہلِ زباں چپ رہیں   وہ زباں حکم کے جس سے دفتر کھلیں
وہ زباں خلق میں جس کے سکے چلیں "   وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام "   ۵۹

اس کی شانِ خطابت پہ بے حد درود   اس کی نکھری وضاحت پہ بیحد درود
اس کی شیریں عبارت پہ بیحد درود "   اس کی پیاری فصاحت پہ بیحد درود
اس کی دلکش بلاغت پہ لاکھوں سلام "   ۶۰

جس نے واضح کئے نکتۂ ہست و بود   موت کے مسئلے زندگی کے حدود
جس پہ ہوتا ہے افضالِ رب کا ورود "   اس کی باتوں کی لذت پہ بے حد درود
اس کے خطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام "   ۶۱

ہاتھ اٹھے کھل گیا لالہ زارِ قبول　　شاخِ دل پا گئی برگ و بارِ قبول
لہلہانے لگا خود دیارِ قبول　　وہ دعا جس کا جوبن بہارِ قبول
۶۲　اس نسیمِ اجابت پہ لاکھوں سلام

ان کے اشکوں سے موتی ڈھلیں نور کے　　جن کی تابش سے غنچے کھلیں نور کے
شوق والوں کو تحفے ملیں نور کے　　جن کے گچھے سے لچھے جھڑیں نور کے
۶۳　ان ستاروں کی نزہت پہ لاکھوں سلام

مایۂ عیش کھوتے ہوئے ہنس پڑیں　　گوہرِ غم پروتے ہوئے ہنس پڑیں
منہ کو اشکوں سے دھوتے ہوئے ہنس پڑیں　　جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
۶۴　اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

دل کشی، تازگی جس کی رشکِ جہاں　　لذتِ گوش جس کی صدا بے گماں
لحنِ داؤد ہو جس کا فیضِ نہاں　　جس میں نہریں ہیں شیر و شکر کی رواں
۶۵　اس گلے کی نضارت پہ لاکھوں سلام

سرنگوں جن کے آگے جہانِ شرف　　با ادب خم جہاں ہے کمانِ شرف
خود مشرف ہے جن سے مکانِ شرف　　دوش بر دوش ہے جن سے شانِ شرف
۶۶　ایسے شانوں کی شوکت پہ لاکھوں سلام

اہلِ دیں کیلئے مژدۂ جان و دل　　سجدہ گاہِ نظر قبلۂ جان و دل
جس کا دیدار ہو مایۂ جان و دل　　حجرِ اسودِ کعبۂ جان و دل
۶۷　یعنی مُہرِ نبوت پہ لاکھوں سلام

متفق اس پہ ہیں اہلِ علم و شعور　　قلعۂ دیں کو طاقت ہے اس سے ضرور
ہے عیاں پیش و پس اور نزدیک و دور　　روئے آئینۂ علم، پشتِ حضور
۶۸　پشتیِ قصرِ ملت پہ لاکھوں سلام

جس نے مانگا ادب سے مکرّر دیا　　دین و دنیا کا انمول گوہر دیا
ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا ،،　　دیکھے داماںِ اہلِ طلب بھر دیا
موجِ بحرِ سماحت پہ لاکھوں سلام ،،

٦٩
کس کو ہنگامِ مشکل سنبھالا نہیں؟　　کون ہے وہ جسے فیض پہونچا نہیں
جس کو بارِ دو عالم کی پروا نہیں ،،　　دہر تا حشر کس کا سہارا نہیں
ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام ،،

٧٠
دین و ایماں کی نبضوں میں جاری ہو خون　　جان و دل کو ملے جن سے پیہم سکون
کعبۂ دین و ایماں کے دونوں ستون ،،　　ضرب سے جن کی جھڑ جائے گردِ جنون
ساعدینِ رسالت پہ لاکھوں سلام ،،

٧١
اور نازل ہو بارانِ فضل و نعم　　جس کے اٹھنے سے چھائے سحابِ کرم
جس کے ہر خط میں ہے موجِ نورِ کرم ،،　　لہلہانے لگیں گلستانِ ہمم
اس کفِ بحرِ ہمت پہ لاکھوں سلام ،،

٧٢
پیاسے اصحاب مشکوں پہ مشکیں بھریں　　خشک بے آب صحرا میں نہریں چلیں
نور کے چشمے لہرائیں، دریا بہیں ،،　　تشنگی دور ہو، دل کے غنچے کھلیں
انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام ،،

٧٣
روئے دل سے جھڑی گردِ رنج و ملال　　سخت گرہیں کھلیں ہے یہ زورِ کمال
عید مشکل کشائی کے چمکے ہلال ،،　　ہو گئے غم کے مارے جہاں میں نہال
ناخنوں کی بشارت پہ لاکھوں سلام ،،

٧٤
دفعِ آزار و کلفت پہ ارفع درود　　کشفِ اسرارِ حکمت پہ ارفع درود
رفعِ ذکرِ جلالت پہ ارفع درود ،،　　یسرِ مابعدِ عسرت پہ ارفع درود
شرحِ صدرِ صدارت پہ لاکھوں سلام ،،

٧٥

کس کو معلوم ہے ان کا سوزِ دروں کس قدر دل میں پنہاں ہے رازِ فزوں
عقل حیراں ہے ہیں کس سے تشبیہ دوں " دل سمجھ سے ورا ہے مگر یوں کہوں

۷۶ غنچۂ رازِ وحدت پہ لاکھوں سلام "

دونوں عالم کے ہیں آپ فرمانروا چاہیں تو ہو غذا، اغنیا سے سوا
پھر بھی ادنیٰ پہ کرتے ہیں وہ اکتفا " کل جہاں ملک اور جَو کی روٹی غذا

۷۷ اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام "

عاصیوں کے لئے روزِ محشر بندھی غم زدوں کے لئے پیشِ داور بندھی
مرحمت پر بندھی، مغفرت پر بندھی " جو کہ عزمِ شفاعت پہ کھنچ کر بندھی

۷۸ اس کمر کی حمایت پہ لاکھوں سلام "

ہو خمیدہ وہاں پر سرِ پُر غرور اصفیا ان سے سیکھیں دلوں کا حضور
اتقیا ان کی خدمت سے پائیں سرور " انبیا تہ کریں زانو ان کے حضور

۷۹ زانوؤں کی وجاہت پہ لاکھوں سلام "

فرعِ اصلِ نعم، عینِ اہلِ ہمم لطف کی بارشیں جس سے ہوں مدم
راہ رو جس کے محتاج ہوں ہر قدم " ساقِ اصلِ قدم شاخِ نخلِ کرم

۸۰ شمعِ راہِ اصابت پہ لاکھوں سلام "

تاجِ عرشِ علیٰ وہ نشانِ قدم کیا صفت لکھ سکے اس کی کوئی قلم
ہے بلند اس قدر اس کی شانِ حشم " کھائی قرآں نے خاکِ گزر کی قسم

۸۱ اس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام "

نورِ عالم کو ہے دیتا طیبہ کا چاند جلوہ بخشی میں ہے یکتا طیبہ کا چاند
کیا وہ لمحہ تھا جب نکلا طیبہ کا چاند " جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند

۸۲ اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام "

لطفِ اوّل پہ دن رات برسے درود　　صبحِ دل کش کی رحمت پہ دل سے درود
خیر خواہیِ امت پہ پہونچے درود ،،　　پہلے سجدہ پہ روزِ ازل سے درود
۸۳　یادگاریِ امت پہ لاکھوں سلام ،،

شیر خواری کی یہ برکتیں دیکھئے　　سوکھے تھن دودھ سے یک بیک بھر گئے
خشک پودے بھی سب لہلہانے لگے ،،　　زرعِ شاداب و ہر ضرعِ پُر شیر سے
۸۴　برکاتِ رضاعت پہ لاکھوں سلام ،،

جب کہ بچوں کو بے عقل و دانش کہیں　　ہو نہ فہم و فراست ذرا بھی انہیں
ان سے اس وقت بھی عقلیں حیران ہیں ،،　　بھائیوں کے لئے ترکِ پستاں کریں
۸۵　دودھ پیتوں کی نصفت پہ لاکھوں سلام ،،

جس میں ہو جلوہ گر نورِ ربِّ ودود　　جس میں گردش کرے ماہِ سعد و سعود
اس کی عظمت کو کیا جانے کوئی حسود ،،　　مہدِ والا کی قسمت پہ صدہا درود
۸۶　برجِ ماہِ رسالت پہ لاکھوں سلام ،،

دورِ طفلی سے محبوبِ ربِّ زمن　　دور ہر شر سے تھے، خوب تھا بانکپن
اس پہ قربان جائے بہارِ چمن ،،　　اللہ اللہ وہ بچپنے کی پھبن
۸۷　اس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام ،،

ان کی افزائشِ دست و پا پر درود　　بڑھتے پھولوں کی دلکش فضا پر درود
ان کی پروان چڑھتی ادا پر درود ،،　　اٹھتے بوٹوں کی نشو و نما پر درود
۸۸　کھلتے غنچوں کی نکہت پہ لاکھوں سلام ،،

بطنِ مادر سے پیدا عظیم الوجود　　امتیازِ نمایاں عطائے ودود
مجتنب لہو سے طفلِ اعلیٰ سعود ،،　　فضلِ پیدائشی پر ہمیشہ درود
۸۹　کھیلنے سے کراہت پہ لاکھوں سلام ،،

ان کی فطرت کی رفعت پہ عالی درود ‏ ‏ ان کی خوشتر عزیمت پہ عالی درود
ان کی برتر طبیعت پہ عالی درود ‏ ‏ اعتلائے جبلت پہ عالی درود
۹۰ اعتدالِ طویّت پہ لاکھوں سلام

طینتِ بے ریا پر ہزاروں درود ‏ ‏ صورتِ جانفزا پر ہزاروں درود
بے تصنع حیا پر ہزاروں درود ‏ ‏ بے بناوٹ ادا پر ہزاروں درود
۹۱ بے تکلف ملاحت پہ لاکھوں سلام

بچپنے میں بھی خوشبو تھی نادر وجود ‏ ‏ رہ گزاروں کی ان سے مہکتیں حدود
سب نفیسوں سے انفس تھا انکا صعود ‏ ‏ بھینی بھینی مہک پر مہکتی درود
۹۲ پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام

عہدِ طفلی کی بولی پہ سیمیں درود ‏ ‏ ہر عبارت، اشارت پہ رنگیں درود
پر حلاوت تکلم پہ نمکیں درود ‏ ‏ میٹھی میٹھی عبارت پہ شیریں درود
۹۳ اچھی اچھی اشارت پہ لاکھوں سلام

تھی عجب طبع و اطوارِ شہ کی نمود ‏ ‏ سادہ پن جلوہ افگن بروئے شہود
اچھا اچھا چلن تھا سراپا سعود ‏ ‏ سیدھی سیدھی روش پہ کروروں درود
۹۴ سادی سادی طبیعت پہ لاکھوں سلام

قبلِ بعثت بھی تھے یادِ غفار میں ‏ ‏ محوِ ذکرِ خدا دشت و کہسار میں
مثل ان کا نہیں کوئی اخیار میں ‏ ‏ روزِ گرم و شبِ تیرہ و تار میں
۹۵ کوہ و صحرا کی خلوت پہ لاکھوں سلام

جسکے گھیرے میں ہیں مہر و ماہ و فلک ‏ ‏ جس کے گھیرے میں ہیں کوہ و کاہ و سمک
جسکے گھیرے میں ہیں سب کے سب بے جھجک ‏ ‏ جس کے گھیرے میں ہیں انبیا و ملک
۹۶ اس جہانگیر بعثت پہ لاکھوں سلام

بادۂ دیں کے ساغر کھنکنے لگے　　نورِ ایماں سے باطن چمکنے لگے
پھول باغِ ہدیٰ کے مہکنے لگے 〃 اندھے شیشے جھلاجھل دمکنے لگے

٩٧ جلوہ ریزیٔ دعوت پہ لاکھوں سلام 〃

شب کی تنہائیوں میں قیام و سجود　　خوابِ راحت میں بھی وصلِ ربِّ ودود
میرے آقا کا ہر حال ہے باسعود 〃 لطفِ بیداریٔ شب پہ بیحد درود

٩٨ عالمِ خوابِ راحت پہ لاکھوں سلام 〃

گردشِ جامِ نزہت پہ نوری درود　　بارشِ چشمِ رافت پہ نوری درود
جلوۂ شامِ فرحت پہ نوری درود 〃 خندۂ صبحِ عشرت پہ نوری درود

٩٩ گریۂ ابرِ رحمت پہ لاکھوں سلام 〃

شیوۂ رحم و رافت پہ دائم درود　　خوئے حلم و مروّت پہ دائم درود
شانِ رعب و جلالت پہ دائم درود 〃 نرمیٔ خوئے لینت پہ دائم درود

١٠٠ گرمیٔ شانِ سطوت پہ لاکھوں سلام 〃

سرکشی سے تنی گردنیں جھک گئیں　　تمکنت سے اٹھی گردنیں جھک گئیں
ایک دو کیا سبھی گردنیں جھک گئیں 〃 جس کے آگے کھنچی گردنیں جھک گئیں

١٠١ اس خدا داد شوکت پہ لاکھوں سلام 〃

پہلے میزانِ دانش میں تولے کوئی　　چشمِ حق بیں کی قوت کو سمجھے کوئی
عظمتِ طور و معراج پرکھے کوئی 〃 کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی

١٠٢ آنکھوں والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام 〃

بدر کا معرکہ کفر کا ہے زوال　　لے کے اصحابِ دیں تیغہائے جلال
پیشِ محبوبِ حق گر رہے ہیں قتال 〃 گرد مہ، دستِ انجم میں رخشاں ہلال

١٠٣ بدر کی دفعِ ظلمت پہ لاکھوں سلام 〃

صولتِ فوج سے ڈگمگاتی زمیں　　حق کی آواز سے کپکپاتی زمیں
زورِ تہلیل سے لڑکھڑاتی زمیں ،،　　شورِ تکبیر سے تھرتھراتی زمیں
جُنبشِ جیشِ نُصرت پہ لاکھوں سلام ،،　۱۰۴

جنگِ بازوں کی ہیبت سے رن گونجتے　　نعرۂ حق سے دشت و دمن گونجتے
طبل کے شور سے جان و تن گونجتے ،،　　نعرہائے دلیراں سے بن گونجتے
غرّشِ کوسِ جرأت پہ لاکھوں سلام ،،　۱۰۵

بادِ صرصر تھی یا سنسناتی صدا　　دشمنوں کے دلوں کو ہلاتی صدا
برق سی انکے کانوں میں جاتی صدا ،،　　وہ چقاچاق خنجر سے آتی صدا
مصطفےٰ تیری صولت پہ لاکھوں سلام ،،　۱۰۶

دین کے شیر کی معرکہ سازیاں　　تیر کی بارشیں پھر فرس تازیاں
صفِ اعدا پہ وہ تیغ اندازیاں ،،　　ان کے آگے وہ حمزہ کی جانبازیاں
شیرِ غرّانِ سطوت پہ لاکھوں سلام ،،　۱۰۷

میرے آقائے خوش خو پہ لاکھوں درود　　ان کے اطوارِ دلجو پہ لاکھوں درود
ان کے سر ان کے گیسو پہ لاکھوں درود ،،　　الغرض ان کے ہر مُو پہ لاکھوں درود
ان کی ہر خو و خصلت پہ لاکھوں سلام ،،　۱۰۸

ان کے ہر فیض و برکت پہ نامی درود　　ان کے ہر طرز و طاعت پہ نامی درود
ان کے ہر عزم و ہمت پہ نامی درود ،،　　ان کے ہر نام و نسبت پہ نامی درود
ان کے ہر وقت و حالت پہ لاکھوں سلام ،،　۱۰۹

وہ ہیں اسعد تو اصحاب ہیں باسعود　　وہ ہیں اجود تو عترت بھی ہے اہلِ جود
وہ ہیں اشہد تو ہیں اہلِ ایماں شہود ،،　　ان کے مولیٰ کی ان پر کروروں درود
ان کے اصحاب و عترت پہ لاکھوں سلام ،،　۱۱۰

گھر کے افراد ہیں ضو نمائے قدس　　گھر کے دیوار و در جلوہ زائے قدس
پارہائے صحف غنچہائے قدس　　کیا ہو تشبیہ پھر ماسوائے قدس
۱۱۱　　اہل بیت نبوت پہ لاکھوں سلام

جس میں مجد و شرافت کے گچھے لگے　　جس میں پاکیزگی کے شگوفے کھلے
آب تطہیر سے جس میں پودے جمے　　جس میں عفت مآبی کے سبزے اگے
۱۱۲　　اس ریاضِ نجابت پہ لاکھوں سلام

جن کا نوری بدن رشکِ ماہِ منیر　　جن کی بنیاد ہے بے عدیل و نظیر
خونِ خیر الرسل سے ہے جن کا خمیر　　جن کی خلقت میں حرزِ و بشیر و نذیر
۱۱۳　　ان کی بے لوث طینت پہ لاکھوں سلام

نورِ عین شہنشاہِ ہر دو سرا　　نازشِ طاعتِ مریم و آسیہ
اس بتولِ جگر پارۂ مصطفیٰ　　پیکرِ حلم و ایثار و شرم و حیا
۱۱۴　　حجلہ آرائے عفت پہ لاکھوں سلام

کیسے آجائے وہ غیر کے سامنے　　پردہ داری سدا ناز جس پر کرے
جس کا آنچل نہ دیکھا مہ و مہر نے　　کس طرح اس کو نا آشنا دیکھ لے
۱۱۵　　اس ردائے نزاہت پہ لاکھوں سلام

راضیہ، عابدہ، ساجدہ، شاکرہ　　وجہ تسکین قلبِ شہِ دوسرا
سیدہ، زاہرہ، طیبہ، طاہرہ　　صابرہ، زاہدہ، صادقہ، ذاکرہ
۱۱۶　　جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

رہبر اولیا، پیرِ انبیا　　مرجع اہل حق، سرورِ اتقیا
حسن مجتبیٰ، سید الاسخیا　　فاطمہ کا سکوں راحت مرتضیٰ
۱۱۷　　راکبِ دوشِ عزت پہ لاکھوں سلام

جن سے گم کردہ رہ پائیں دیں کی ضیا — جن کا دستِ سخا تھامے دستِ گدا
جو دو احمد کا پرتو ہے جن کی عطا « اوجِ مہرِ ہدیٰ موجِ بحرِ ندیٰ
رُوحِ رُوحِ سخاوت پہ لاکھوں سلام » ۱۱۸

خوشنما غنچۂ بوستانِ نبی — سیدو شیر خوارِ زمانِ نبی
ذائقہ یابِ آبِ دہانِ نبی « شہد خوارِ لعابِ زبانِ نبی
چاشنی گیرِ عصمت پہ لاکھوں سلام » ۱۱۹

بے نوا وارِدِ وادیٔ نینوا — پارۂ قلبِ حضرت علی مرتضیٰ
جانِ بنتِ نبی شانِ آلِ عبا « اس شہیدِ بلا شاہِ گلگوں قبا
بے کسِ دشتِ غربت پہ لاکھوں سلام » ۱۲۰

زینتِ وطرۂ امتیازِ سلف — تابش و نازشِ گوہرِ ہر صدف
رونقِ محفلِ پر وقارِ خلف « دُرِّ درجِ نجف مہرِ برجِ شرف
رنگِ روئے شہادت پہ لاکھوں سلام » ۱۲۱

دینِ فطرت کی وہ طاہرانِ لئیق — علم و اخلاق کی سالکانِ طریق
دینداروں کی وہ مشفقانِ خلیق « اہلِ اسلام کی مادرانِ شفیق
بانوانِ طہارت پہ لاکھوں سلام » ۱۲۲

نورِ عصمت ہے جن کا حجابِ سعود — گھر میں عزت کے ہے جلوتِ باقیود
گفتگو، آمد و شد پہ شرعی حدود « جلوگیانِ بیتِ الشرف پر درود
پردگیانِ عفت پہ لاکھوں سلام » ۱۲۳

سب تھیں راحت رسانِ شہِ انس و جاں — ناز بردارِ سلطانِ کون و مکاں
محرم و مونس و ہمدم و رازداں « سیما پہلی ماں کہفِ امن و اماں
حق گذارِ رفاقت پہ لاکھوں سلام » ۱۲۴

عزت و منزلت کی جو حامل ہوئی　　شانِ امن و اماں جس کو حاصل ہوئی
رب کی تکریم بھی جس سے واصل ہوئی　　« عرش سے جس پہ تسلیم نازل ہوئی
اس سرائے سلامت پہ لاکھوں سلام » ۱۲۵

خلد میں موتیوں کا محل وہ عجب　　جس میں شور و شغب ہو نہ رنج و تعب
رشک جس پہ کریں اہلِ فضل و ادب　　« منزلٌ مّن قصبٍ لا نصبٌ لا صخبٌ
ایسے کوشک کی زینت پہ لاکھوں سلام » ۱۲۶

مادرِ مومنیں، رازدانِ نبی　　دخترِ افضلِ صاحبانِ نبی
طیبہ طاہرہ، مدح خوانِ نبی　　« بنتِ صدیق، آرامِ جانِ نبی
اس حریمِ براءت پہ لاکھوں سلام » ۱۲۷

جن کا نورِ جبیں غیرتِ مہر و ماہ　　جن کا خُلقِ حسیں مظہرِ عزّ و جاہ
جن کی مداح ہے خود کتاب اللہ　　« یعنی ہے سورۂ نور جن کی گواہ
ان کی پُر نور صورت پہ لاکھوں سلام » ۱۲۸

اہلِ دل جن کی عظمت پہ سر کو جھکائیں　　کوئی شک جن کی عصمت میں ہرگز نہ پائیں
حاضری سے ملک بھی جہاں خوف کھائیں　　« جن میں روح القدس بے اجازت نہ جائیں
ان سُرادِق کی عصمت پہ لاکھوں سلام » ۱۲۹

ان کے فتووں پہ کرتے ہیں سب اعتماد　　جن کا ارشاد ہے باعثِ اتحاد
محفلِ فقہ میں مرکزِ اعتقاد　　« شمعِ تابانِ کاشانۂ اجتہاد
مفتیِ چار ملت پہ لاکھوں سلام » ۱۳۰

ان کا تاریخ میں بے بدل ہے وجود　　ان کے باعث بڑھیں ملکِ دیں کی حدود
سر بکف روزِ میداں تھا جنکا ورود　　« جاں نثارانِ بدر و احد پر درود
حق گزارانِ بیعت پہ لاکھوں سلام » ۱۳۱

جن کو فضل و عنایت کا مژدہ ملا ۔ عزت و جاہ و حشمت کا مژدہ ملا
دائمی استراحت کا مژدہ ملا ″ وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا
۱۳۲ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام ″

جس کا عرفان ہر اک سے اکمل ہوا ۔ سیر باطن میں جو سب سے اعلیٰ رہا
جس کا دل، محرمِ رازِ وصل و فنا ″ خاصِ اس سابقِ سیرِ قربِ خدا
۱۳۳ اوحدِ کاملیّت پہ لاکھوں سلام ″

اولیں جانشینِ رسولِ خدا ۔ سارے اصحاب میں منتخب جو ہوا
حق نیابت کا جس نے ادا کر دیا ″ سایۂ مصطفےٰ مایۂ اصطفا
۱۳۴ عز و نازِ خلافت پہ لاکھوں سلام ″

غمگسارِ نبی، رازدارِ سُبُل ۔ گلستانِ رفاقت کا ہمیشہ گُل
جس کی ہمسر نہیں امتیں کُل کی کُل ″ یعنی اس افضل الخلقِ بعد الرسل
۱۳۵ ثانیَ اثنینِ ہجرت پہ لاکھوں سلام ″

شاہِ کونین کے نائبِ اولیں ۔ جن کا صدق و صفا میں مقابل نہیں
اکمل الکاملیں، افضل السالکیں ″ اصدق الصادقیں سید المتقیں
۱۳۶ چشم و گوشِ وزارت پہ لاکھوں سلام ″

وہ ولیِ خدا حق بیاں، حق نگر ۔ کفر تھا جس کی ہیبت سے زیر و زبر
جس کے دشمن سے فردوس پھیرے نظر ″ وہ عمر جس کے اعدا پہ شیدا سقر
۱۳۷ اس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام ″

جس سے گمراہ پاتے تھے راہِ صفا ۔ جس سے ابلیس خائب ہوا برملا
جس کی شمشیرِ بُرّاں تھی تیغِ قضا ″ فارقِ حق و باطل امام الہدیٰ
۱۳۸ تیغِ مسلولِ شدّت پہ لاکھوں سلام ″

عدل و انصاف کو جس سے شہرت ملی   دینِ اسلام کی جس سے قوت بڑھی
وحیِ حق رائے پر جس کی نازل ہوئی ”   ترجمانِ نبی، ہمزبانِ نبی
۱۳۹   جانِ شانِ عدالت پہ لاکھوں سلام ”

ناصرِ شکرِ واحدی پر درود   ناظرِ جلوۂ سرمدی پر درود
حاملِ شیوۂ عابدی پر درود ”   زاہدِ مسجدِ احمدی پر درود
۱۴۰   دولتِ جیشِ عسرت پہ لاکھوں سلام ”

محرمِ رازِ دو دخترانِ نبی   جمعِ قرآن کی جس کو عزت ملی
متحد جس سے امت جہاں میں ہوئی ”   درِّ منثورِ قرآں کی سلک بہی
۱۴۱   زوجِ دو نورِ عفت پہ لاکھوں سلام ”

پیکرِ حلم و ایثار و عفو و عطا   جس کو حق سے شہادت کا مژدہ ملا
سر لیا جس نے ہر وارِ تیغِ جفا ”   یعنی عثمان صاحب قمیصِ ہدیٰ
۱۴۲   حلہ پوشِ شہادت پہ لاکھوں سلام ”

حملہ جب بھی کریں ہو کے وہ خشمگیں   کانپے زیرِ قدم ان کے رن کی زمیں
ساقیِ اہلِ دیں، فاتحِ الفاتحیں ”   مرتضیٰ شیرِ حق اشجع الاشجعیں
۱۴۳   ساقیِ شیر و شربت پہ لاکھوں سلام ”

پیکرِ علم و عرفان و رشد و ہدیٰ   جن کی ہستی بنی، طاہروں کی بِنا
جن سے مخلوق و خالق کا ہے رابطہ ”   اصلِ نسلِ صفا، وجہِ وصلِ خدا
۱۴۴   بابِ فصلِ ولایت پہ لاکھوں سلام ”

فارق و قالعِ دجل رفض و خروج   برق انداز بر فصلِ رفض و خروج
قامع و قاطعِ نسلِ رفض و خروج ”   اولیں دافعِ اہلِ رفض و خروج
۱۴۵   چارمی رکنِ ملت پہ لاکھوں سلام ”

جن سے لرزاں رہیں دشمنانِ زمن　　جن سے کانپیں سدا ظالمانِ کہن

ضیغمِ بیشۂ دین، مرحب فگن "　　شیرِ شمشیر زن شاہِ خیبر شکن

۱۴۶　پرتوِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام "

منہدم جن سے ہیں باطلوں کے بروج　　جن سے شاداب ہیں اہلِ حق کے مروج

فیض سے جنکے ہے دینِ حق کو عروج "　　ماحیِ رفض و تفضیل و نصب و خروج

۱۴۷　حامیِ دین و سنت پہ لاکھوں سلام "

جو ہیں شیدائے سلطانِ والا لقب　　جاوداں ان پہ بے فرق نام و نسب

عرشِ اعظم سے ہو بارشِ فضلِ رب "　　مومنیں پیشِ فتح و پسِ فتح سب

۱۴۸　اہلِ خیر و عدالت پہ لاکھوں سلام "

بے گماں صاحبِ بخت ہے وہ بشر　　اس کی ہر بات کو جانیے معتبر

اہلِ عالم میں کہئے اسے دیدہ ور "　　جس مسلماں نے دیکھا انہیں اک نظر

۱۴۹　اس نظر کی بصارت پہ لاکھوں سلام "

جن کو ہر آن چاہت ہے اللہ کی　　جن کو حاصل حمایت ہے اللہ کی

جن کے یاروں پہ رحمت ہے اللہ کی "　　جن کے دشمن پہ لعنت ہے اللہ کی

۱۵۰　ان سب اہلِ محبت پہ لاکھوں سلام "

جن کا پیکر بنا از تراب طہور　　جن کا فیضان ہے جامِ آبِ طہور

آخری فاتحِ قفلِ بابِ طہور "　　باقیِ ساقیانِ شرابِ طہور

۱۵۱　زینِ اہلِ عبادت پہ لاکھوں سلام "

جو کہ مخصوص بندے ہیں اللہ کے　　سلسلے جن سے ہیں اس فلک جاہ کے

جن کو محبوب، انجم ہیں اس ماہ کے "　　اور جتنے ہیں شہزادے اس شاہ کے

۱۵۲　ان سب اہلِ مکانت پہ لاکھوں سلام "

ان کی بے مثل شوکت پہ اعلیٰ درود   ان کی پاکیزہ طینت پہ اعلیٰ درود
ان کی ارفع نجابت پہ اعلیٰ درود "   ان کی بالا شرافت پہ اعلیٰ درود
ان کی والا سیادت پہ لاکھوں سلام "   ۱۵۳

فکر سے جن کی تابندہ شرعِ منیف   بہر امت کھلی شاہراہِ نظیف
کارنامے ہیں جن کے جلیل و لطیف "   شافعی، مالک، احمد، امام حنیف
چار باغ امامت پہ لاکھوں سلام "   ۱۵۴

کاروانِ عزیمت پہ کامل درود   قاسمانِ فضیلت پہ کامل درود
واصلانِ حقیقت پہ کامل درود "   کاملانِ طریقت پہ کامل درود
حاملانِ شریعت پہ لاکھوں سلام "   ۱۵۵

جن کے تقویٰ نے امت کو بخشی ضیا   جن کی قوت نے مُردوں کو زندہ کیا
جاوداں اوج پر ان کا مہرِ عُلا "   غوث اعظم امام التقیٰ والنقیٰ
جلوۂ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام "   ۱۵۶

اہلِ عرفان کے مرکزِ اعتقاد   اہلِ احکام کے مرجعِ استناد
قصرِ اسلام کی ان سے تازہ نہاد "   قطبِ ابدال و ارشاد و رشد الرشاد
محیِ دین و ملت پہ لاکھوں سلام "   ۱۵۷

کاشفِ سرِ حکمت پہ بے حد درود   مرجعِ اہلِ خدمت پہ بے حد درود
ساقیِ جامِ وحدت پہ بے حد درود "   مردِ غسیلِ طریقت پہ بیحد درود
فردِ اہلِ حقیقت پہ لاکھوں سلام "   ۱۵۸

جس کے صدقے بھرا دامنِ اولیا   جس سے پھولا پھلا گلشنِ اولیا
کیوں نہ کہئے اسے مامنِ اولیا "   جس کی منبر ہوئی گردنِ اولیا
اس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام "   ۱۵۹

صدرِ بزمِ کمالاتِ پیشینیاں   وہ امینِ اماناتِ پیشینیاں
محرمِ رازِ کلماتِ پیشینیاں ؎ شاہِ برکات و برکاتِ پیشینیاں
نو بہارِ طریقت پہ لاکھوں سلام ؎ ۱۶۰

آلِ اشراف میں دُرِّ فرد و احد   بزمِ ارشاد میں مرجع و مستند
عابدوں کو ملے ان سے پیہم مدد ؎ سیدِ آلِ محمد امام الرشد
گلِ روضِ ریاضت پہ لاکھوں سلام ؎ ۱۶۱

دوستوں کو ملے ان سے جامِ وصول   دشمنوں کے لئے تیغِ زوجِ بتول
بزمِ عرفان میں پیشوائے فحول ؎ حضرتِ حمزہ، شیرِ خدا و رسول
زینتِ قادریت پہ لاکھوں سلام ؎ ۱۶۲

عفو و حلم و کرم لطف و جود و نوال   عزّ و جاہ و حشم علم و فضل و کمال
اپنے اوصاف میں بے نظیر و مثال ؎ نام و کام و تن و جان و حال و مقال
سب میں اچھے کی صورت پہ لاکھوں سلام ؎ ۱۶۳

سلکِ افضالِ مارہرہ آلِ رسول   روح کی شمعِ تابندہ آلِ رسول
فرحتِ قلبِ پژمردہ آلِ رسول ؎ نورِ جاں عطرِ مجموعہ، آلِ رسول
میرے آقائے نعمت پہ لاکھوں سلام ؎ ۱۶۴

کامل و پرہنر لائقِ اعتماد   مہربان و حلیم و کریم و جواد
روز و شب اپنے خالق کی طاعت میں شاد ؎ زیبِ سجادہ، سجادِ نوری نہاد
احمدِ نور طینت پہ لاکھوں سلام ؎ ۱۶۵

ہے دعا بہرِ عشقِ رسالت مآب   رحمتِ حق کرے دستگیری شتاب
دہر تا حشر ہوں ہر جگہ کامیاب ؎ بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب
تا ابد اہلِ سنت پہ لاکھوں سلام ؎ ۱۶۶

نکلے آنکھوں سے اشکوں کا سیل اے خدا ، دل سے دھل جائے عصیاں کا میل اے خدا
ہم بھی ہوں ہمرہ تیز خیل اے خدا ، تیرے ان دوستوں کے طفیل اے خدا
۱۶۷ بندۂ ننگِ خلقت پہ لاکھوں سلام ،

ہو سحابِ کرم ان پہ سایہ فگن ، برسے فضلِ خدائے زمین و زمن
سر پہ ہر اک کے ہو پنجۂ پنجتن ، میرے استاد ماں باپ بھائی بہن
۱۶۸ اہل و ولد و عشیرت پہ لاکھوں سلام ،

کس کا الطاف میں اس کے حصہ نہیں ، کون اس کی عنایت کا جویا نہیں
صرف اپنا بھلا چاہوں اچھا نہیں ، ایک میرا ہی رحمت میں دعویٰ نہیں
۱۶۹ شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام ،

ق

ان کی امداد پہ جب کریں ملکے غور ، ہر طرف ان کی رحمت کا ہو رنگ و طور
ان کی مدح و ثنا کا چلے خوب دور ، کاش! محشر میں جب ان کی آمد ہو اور
۱۷۰ بھیجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام

اس پہ سارے بہشتی کہیں ہاں رضا ، بزمِ محشر میں نوری کہیں ہاں رضا
وجد میں اوجِ عرشی کہیں ہاں رضا ، مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
۱۷۱ مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام ،

لله اپنے حال پر رحم کرو

ایمان کے حقیقی و واقعی ہونے کو دو باتیں ضرور ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کو تمام جہان پر تقدیم۔ تو اس کی آزمائش کا یہ صریح طریقہ ہے کہ تم کو جن لوگوں سے کیسی ہی تعظیم، کتنی ہی عقیدت، کتنی ہی دوستی، کیسی ہی محبت کا علاقہ ہو۔ جیسے تمہارے ماں باپ، تمہارے اُستاد، تمہارے پیر، تمہاری اولاد، تمہارے بھائی، تمہارے احباب، تمہارے بڑے، تمہارے اصحاب، تمہارے مولوی، تمہارے حافظ، تمہارے مفتی، تمہارے واعظ وغیرہ وغیرہ کے باشد۔ جب وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کریں اصلاً تمہارے قلب میں ان کی عظمت، ان کی محبت کا نام ونشان نہ رہے۔ فوراً ان سے الگ ہو جاؤ۔ ان کو دُودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔ ان کی صُورت، ان کے نام سے نفرت کھاؤ۔ پھر نہ تم اپنے رشتے، علاقے، دوستی، اُلفت کا پاس کرو۔ نہ اس کی مولویت، مشیخت، بزرگی، فضیلت کو خطرے میں لاؤ کہ آخر جو کچھ تھا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کی غلامی کی بنا پر تھا۔ جب یہ شخص انہیں کی شان میں گستاخ ہوا پھر ہمیں اس سے کیا علاقہ رہا۔ اس کے جبے، عمامے پر کیا جائیں۔ کیا بہتیرے یہودی جبے نہیں پہنتے؟ عمامے نہیں باندھتے؟ اس کے نام علم وظاہری فضل کو لے کر کیا کریں۔ کیا بہتیرے پادری بکثرت فلسفی بڑے بڑے علوم وفنون نہیں جانتے؟ اور اگر یہ نہیں بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابل تم نے اس کی بات بنائی چاہی اس نے حضور سے گستاخی کی اور تم نے اس سے دوستی نباہی یا اسے ہر بُرے سے بدتر نہ جانا یا اسے بُرا کہنے پر بُرا مانا یا اسی قدر کہ تم نے اس امر میں بے پرواہی منائی یا تمہارے دل میں اس کی طرف سے سخت نفرت نہ آئی تو للہ تمہیں انصاف کر لو کہ تم ایمان کے امتحان میں کہاں پاس ہوئے۔ قرآن و حدیث نے جس پر حصول ایمان کا مدار رکھا تھا اس سے کتنی دُور نکل گئے۔

مسلمانو! کیا جس کے دل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ہوگی وہ ان کے بدگو کی وقعت کر سکے گا؟ اگرچہ اس کا پیر یا اُستاد یا پدر ہی کیوں نہ ہو۔ کیا جسے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام جہان سے زیادہ پیارے ہوں وہ ان کے گستاخ سے فوراً سخت شدید نفرت نہ کرے گا؟ اگرچہ اس کا دوست یا برادر یا پسر ہی کیوں نہ ہو۔ للہ اپنے حال پر رحم کرو۔

(تمہیدِ ایمان صفحہ ۶/۷ مطبوعہ لاہور)

از: اعلیٰحضرت امام احمد رضا قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۵۰ سالہ جشن ولادت امام احمد رضا ۱۰ شوال ۱۴۲۲ھ کو دُنیا بھر میں عظیم پیمانے پر منایا جائے۔